112147 ـ مجلس کا کوئی منبر آئے تو سبحان اللہ کہتا اور باقی منبر بھی تکبیر کہتے اور لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں

سوال

ہم دیکھتے ہیں کہ بہت ساری مجالس میں جب بھی کوئی منبر داخل ہوتا ہے تو پہلا منبر سبحان اللہ کہتا ہے، اور دوسرا اللہ اکبر، اسی طرح وہ سب سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنا شروع کر دیتے ہیں، جب بھی مجلس میں داخل ہوں ایسا ہی کرتے ہیں، اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے ایسا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب مجلس میں داخل ہونے والا اپنے بھائیوں کو سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، اور اللہ اکبر کی یاد دہانی کروانا چاہتا ہو تو تکبیر کہے اور سبحان اللہ کہے اور باقی اعضاء بھی اس کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں، یہ مجلس میں ذکر شمار ہوتا ہے، اور اس سلسلہ میں ایک مشہور حدیث وارد ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں میرے بارہ میں جو وہ گمان کرتا ہے، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں، اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے جماعت اور مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ میری جانب ایک بالشت آگے آتا ہے تو میں اس کی جانب ایک ہاتھ جاتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب آتا ہوں، اور اگر وہ میری جانب چل کر آتا ہے تو میں اس کی جانب دوڑ کر جاتا ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7405) صحیح مسلم حدیث نمبر (2675).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے وہ مجلس ان پر حسرت و یاس ہو گی، اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو انہیں بخش دے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3380) سنن ابو داود حدیث نمبر (5059) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ترۃ کا معنی حسرت و ندامت ہے.

لیکن یہاں ممنوع یہ ہے کہ اس کی تعداد متعین کر لی جائے یا پھر ترتیب مقصود ہو مثلا سبحان اللہ سے شروع کی جائے اور دوسرے پر لازم ہو کہ وہ اللہ اکبر یا الحمد للہ کہے، لازم کا اعتقاد رکھنا یا معین عدد کے ساتھ ذکر کو مخصوص کرنا جس کا شریعت میں وجود نہ ہو، یا اس طرح ایك دوسرے کے بعد ذکر کرنے کو سنت کا اعتقاد رکھنا یہ سب بدعات میں شامل ہوتا ہے.

اہل علم نے متنبہ کیا ہے کہ عبادت کو وقت یا جگہ کے ساتھ مخصوص کرنا، یا اسے کسی معین کفیت کے ساتھ خاص کرنا جو حدیث میں وارد نہ ہو اسے بدعات اور دین میں نیا کام ایجاد کرنے میں شامل ہوتا ہے، اور اسے اضافی بدعت کا نام دیا جائیگا، کیونکہ اصل میں تو مشروع تھی لیکن وصف کے اعتبار سے مردود ہے.

شاطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بدعت کی تعریف اس طرح ہو گی: دین میں نیا ایجاد کردہ طریقہ، جو شریعت کا مقابلہ کرتا ہو، اور اس پر چل کر اللہ سبحانہ و تعالی کی عبادت میں مبالغہ کا قصد کیا جائے...

اس میں کسی معین کیفیت اور معین ہیئت اور شکل کا التزام کیا جائے مثلا اجتماعی صورت میں ایك ہی آواز پر ذکر کرنا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کو عید بنانا وغیرہ.

اس میں یہ بھی شامل ہے کہ: معین عبادات کا معین اوقات میں التزام کرنا جن کی تعیین شریعت میں نہیں ہے، مثلا پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا اور نصف شعبان کی رات کا قیام کرنا " انتہی

دیکھیں: الاعتصام (1 / 37 ـ 39).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (11938) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .